فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ القرآن



شرعی کونسل آف انڈیا
(بریلی شریف)

دوسرا فقہی سیمینار
۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء

موضوع: ۳

رویت ہلال بذریعہ جدید آلات





پیشکش: تاج الشریعہ فاؤنڈیشن



www.muftiakhtarrazakhan.com

0092 303 2886671 /makhtarraza1011



وارث علوم اعلیٰ حضرت، نبیرۂ حجۃ الاسلام، جانشین مفتی اعظم ہند، جگر گوشۂ مفسر اعظم، شیخ الاسلام والمسلمین، قاضی القضاۃ، تاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد اختر رضا خان قادری ازہری رحمۃ اللہ علیہ

اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے دیگر علمائے کرام کی تصنیفات اور
حیات و خدمات کے مطالعہ کے لئے وزٹ کریں

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com



تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

   0092 303 2886671    /makhtarraza1011

شرعی کونسل آف انڈیا

بریلی شریف

کے

[redacted]

https://muftiakhtarrazakhan.com/shareecouncil/

۹۲/۸۶

سوال نامہ

رویت ہلال بذریعہ جدید آلات شرعاً معتبر ہے یا نہیں؟

آج کا دور ترقی یافتہ دور مانا جاتا ہے فیکس، ای میل، انٹرنیٹ، ٹیلیفون، ٹی وی ویڈیو وغیرہ اس دور ترقی کے خاص ایجادات سے ہیں جو عوام و خواص سبھی کی ضرورت بن چکے ہیں ان ایجادات کے فوائد سے انکار نہیں کیا جا سکتا مگر ان فوائد کے ساتھ شرعی قباحتوں سے بھی مفر نہیں ہم جس ملک میں رہتے ہیں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ رمضان المبارک اور عید الفطر اور عید الاضحی کے موقع پر ان ایجادات کے سبب عوام و علما دونوں الجھنوں کے شکار ہو جاتے ہیں کیوں کہ اس ملک میں کچھ ایسے خدا ناترس لوگ ہیں جو بلا تحقیق شرعی ان اعلانات پر اعتماد کر لیتے ہیں جن کی شرعا کوئی حیثیت نہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے لوگ خاص کر علمائے کرام کے لئے بوجھ بن جاتے ہیں اور اپنی عبادتوں کو ضائع کر کے شرعی قباحتوں کے مرتکب ہو جاتے ہیں ایسی صورت حال میں علمائے دین وملت اور علمائے امت کی اہم ترین ذمہ داری ہوتی ہے کہ عوام کی صحیح رہنمائی کریں اور ان کے حل کی کوئی ایسی راہ متعین کریں جس میں عوام و علما دونوں کے لئے آسانی ہو اور اخروی صلاح و فلاح بھی اس لئے آپ حضرات کی خدمات عالیہ میں درج ذیل سوالات پیش ہیں۔

(۱) کیا پورے ملک کا ایک قاضی بنانا صحیح ہے یا اس کے تحت مختلف بلاد و امصار کے لحاظ سے مختلف قضاۃ کا ہونا بھی ضروری ہے اگر ایک قاضی بنانا صحیح ہے تو اس کا کیا معنی ہے؟ اگر دیگر قضاۃ بھی قاضی بلد کے تحت ہوں تو ان کا دائرہ قضا و عمل کیا ہو گا؟ فقہائے کرام کے ارشاد اذا خلا الزمان من سلطان ذی کفایۃ فالأمور موکلۃ الی العلماء کا کیا معنی ہے یہاں امور اور علماء سے کیا مراد ہے اور علماء کے مصداق کون حضرات ہیں۔

(۲) ایک قاضی اگر دوسرے قاضی کو ٹیلیفون، فیکس، ای میل، انٹرنیٹ وغیرہ کے ذریعہ ثبوت رویت فراہم کرے تو کیا یہ شرعاً معتبر ہو گا اور قاضی مرسل الیہ کو اس پر اعتماد کر کے رویت کا اعلان کرنا جائز ہو گا؟ کیا یہ کتاب القاضی الی القاضی کے زمرہ میں آئے گا اگر کتاب القاضی الی القاضی کے درجہ میں ہو تو کیا اس کے شرائط یہاں موجود ہیں اگر نہیں تو کیا ان شرطوں کے بغیر بھی معتبر ہو سکتا ہے؟

(۳) اگر پورے ملک کا قاضی اپنے پورے ملک میں یا اس کے ماتحت اپنے حدود قضاء میں تحقیق رویت ہلال کے بعد ٹیلیفون، فیکس، ای میل، انٹرنیٹ یا اپنے مہر و دستخط کردہ مکتوب وغیرہ کے ذریعہ ثبوت رویت فراہم کرے تو کیا اس پر اعتماد کی کوئی راہ ہے کیا ان طرق موجبہ میں سے ہے جنہیں فقہائے کرام نے مدار رویت قرار دیا کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ مذکورہ ذرائع سے اعلان قاضی، قاضی بلد کے حکم سے داغی جانے والی توپ کے حکم میں ہے۔

(۴) اگر مذکورہ ذرائع ابلاغ ان طرق موجبہ میں سے نہ ہوں تو کیا ان کے بغیر اور کسی طریقے سے بھی رویت کا ثبوت فراہم ہو سکتا ہے یا انہیں طرق موجبہ ہی کا اب بھی عمل میں لانا ضروری ہے ان کے علاوہ اور کوئی طریقہ معتبر نہیں؟

(۵) اگر پورے ملک کا قاضی تحقیق رویت کے بعد اپنے ماتحت قاضی کے حدود میں ان کے اذن کے بغیر ثبوت رویت فراہم کرے اور رویت کا حکم نافذ کرے تو کیا شرعاً اس کا اعتبار ہو گا؟

(۶) سیٹیلائٹ کے ذریعہ ٹی وی چینل پر چاند کی مشاہدہ کی جانے والی صورت کی شرعی حیثیت کیا ہو گی؟ کیا شرعا حکم رویت اس کے ذریعہ ثابت ہو گا اور احکام شرعیہ کا مدار اسے قرار دینا صحیح ہو گا؟

ناظم: شرعی کونسل آف انڈیا
۸۲/ سوداگران بریلی شریف

۹۲/۷۸۶

فیصلہ

روئیت ہلال بذریعہ جدید آلات شرعاً معتبر ہے یا نہیں؟

فیصلہ و تجویز: روئیت ہلال بذریعہ جدید آلات شرعاً معتبر ہے یا نہیں؟

(۱) اس زمانے میں پورے ملک کے لئے ایک قاضی پر اتفاق دشوار ہے، اس لئے ہر ضلع کا سب سے بڑا عالم دین مرجع فتویٰ واہل تقویٰ قاضی شرع ہو گا۔ اور اس کے حکم و فیصلہ کا اعلان اس کے شہر و حوالی شہر میں معتبر ہے۔

(۲) پورے ملک کے قاضی کا اعلان سخت محل نظر ہونے کی وجہ سے آئندہ کے لئے زیر غور رکھا گیا۔

(۳) روئیت ہلال کے وہ اعلان جو ریڈیو، ٹیلی ویژن، ٹیلیفون کے ذریعہ ہو، اگرچہ ایک شہر کے لئے ہو، وہ نا معتبر ہے، کیوں کہ ہندوستان کے مذکورہ ذرائع ابلاغ اختیار قاضی سے باہر ہیں جن میں جعل و تزویر ہوتی رہتی ہے۔ یہی حکم پاکستان و بنگلہ دیش کے مذکورہ ذرائع ابلاغ کا ہے جبکہ وہ قبضۂ قاضی سے باہر ہوں۔

(۴) سیٹلائٹ کی اسکرین پر چاند کی روئیت شرعاً معتبر نہیں۔

(۵) باتفاق رائے طے ہوا کہ فیکس وانٹرنیٹ، ٹیلیفون کے ذریعہ استفاضہ شرعیہ کا تحقق نہیں ہو سکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

نوٹ: اس کے اک گوشہ کا فیصلہ تیسرے فقہی سیمینار کے فیصلے میں ملاحظہ کریں۔ (اویسی)



۹۲/۷۸۶

فیصلہ

(بقیہ) بابت: اعلان رویت ہلال

(بقیہ) فیصلہ و تجویز: اعلان رویت ہلال

جو گزشتہ دوسرے سیمینار ۱۴۲۶ھ میں زیر غور تھا وہ آج کے تیسرے فقہی سیمینار ۱۱/۱۲/جمادی الآخرہ ۱۴۲۷ھ مطابق ۸/۹/جولائی ۲۰۰۶ء میں اس کا فیصلہ ہوا۔

(۱) ایک قاضی کا اعلان رویت ہلال اگرچہ وہ قاضی پورے ملک یا چند شہروں کا ہو صرف اسی شہر اور مضافات شہر کے لئے کافی ووافی ہوگا جہاں اس نے فیصلۂ رویت صادر کیا ہے۔ اس رویت سے دوسرے شہروں کے لئے ثبوت رویت طرق موجبہ میں سے کسی ایک طریقے سے ہی ہوگا۔ مجدد اعظم سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ فرماتے ہیں:

"شریعت مطہرہ نے دربارۂ ہلال دوسرے شہر کی خبر کو شہادت کافیہ و تواتر شرعی پر بنا فرمایا اور ان میں بھی کافی شرعی ہونے کے لئے بہت قیود و شرائط لگائیں جن کے بغیر ہرگز ہرگز گواہی و شہرت بکار آمد نہیں"۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۵۲۳، رضا اکیڈمی ممبئی)

(۲) یہیں سے ثابت ہوا کہ ٹیلیفون کی خبر اگرچہ کسی کی ہو اور کتنی ہی تعداد میں کہیں سے ہو اس سے استفاضہ و تواتر بلکہ شہادت کا تحقق نہیں ہو سکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

❊ ❊ ❊